





کبر و نخوت کی وجہ ہی سے ہوتا ہے اور اگر اس نے ازراہ تکبر نہ بھی کیا ہو تو بھی یہ تکبر و نخوت کا وسیلہ ہے۔ نیز اس میں عورتوں سے مشابہت اپنے کپڑوں کو میل چیل اور گندگی پر رگڑنے کے علاوہ اسراف بھی ہے۔

اور اگر یہ تکبر کے قصد سے ہو تو اس کا گناہ بڑھ جاتا ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

”جس نے تکبر سے اپنا کپڑا گھسیٹا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔“

البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ کہنا کہ : ”تم ان سے نہیں، جو یہ کام ازراہ تکبر کرتے ہیں۔“ جبکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ ”میرا تہبند ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ الایہ کہ میں اسے باندھتا رہوں۔“ تو یہ اس بات پر دلیل ہے کہ جسے ایسی بات پیش آئے جو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو درپیش تھی تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ جبکہ وہ تہبند کو باندھتا رہے اور اسے اسی لنگی ہوئی حالت میں چھوڑ رکھنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

رہی کفوں کی بات، تو سنت یہ ہے کہ وہ سچے سے آگے نہ ہوں اور یہ وہ مقام ہے جو بازو اور ہتھیلی کو الگ کرنے والا ہے... اور توفیق دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 222

محدث فتویٰ